

مدیر کے نام

شاہ محی الحق فاروقی، کراچی عبدالعظیم اصلاحی، علی گڑھ

مولانا امین احسن اصلاحی پر مضمون (مارچ ۹۸) میں ایک آدھ جگہ واقعات کے بیان میں کچھ ابہام پیدا ہو گیا ہے۔ آپ نے لکھا ہے کہ مدرسۃ الاصلاح، مولانا شبلی نعمانی نے قائم کیا۔ اس کے برعکس سید سلیمان ندوی نے حیات شبلی میں بالمرحت لکھا ہے کہ مدرسہ ۱۹۰۶ میں قائم ہوا اور مولانا شبلی نے اس میں ۱۹۱۰ میں دلچسپی لی۔ قائم کرنے والوں میں وہ شریک نہ تھے۔ آپ نے لکھا ہے کہ آخری دور میں مولانا شبلی نعمانی اس کے صدر مدرس تھے اور انھی کی خواہش پر امین احسن جو دس سال کا بچہ تھا، اس میں داخل ہوا۔ یہاں بھی آپ کو غلط فہمی ہوئی۔ اعظم گڑھ کے تعلق سے تین شبلی تھے: ۱- مولانا شبلی نعمانی ۲- مولوی شبلی مدرس ۳- مولوی شبلی حکلم۔ مولانا شبلی نعمانی ۱۹۱۳ میں وفات پا چکے تھے۔ مدرسۃ الاصلاح کے صدر مدرس مولانا شبلی نعمانی نہیں، مولانا شبلی حکلم تھے۔

سید وصی مظہر ندوی، حیدر آباد

ترجمان القرآن (اپریل ۹۸) میں 'آپ کے مضمون میں 'مولانا اصلاحی کا وہ تبصرہ پڑھا جو انہوں نے جماعت اسلامی کے بعض ارکان شوریٰ پر فرمایا تھا اور جس تبصرے میں میرا بھی ذکر تھا۔ حضرت مولانا اصلاحی کی مردم شناسی کی داد دینی پڑتی ہے کہ ہر شخص کے بارے میں کیا سچے سچے الفاظ ارشاد فرمائے ہیں۔ میرے بارے میں انہوں نے جو کچھ فرمایا ہے، میں تو اس کو ان کی خواہش یا دعا پر محمول کرتا ہوں کہ آگے چل کر مجھے کسی نہ کسی حد تک دستور اور قانون کے بارے میں کام کرنا پڑا۔

بویگیڈ ہیر قوبان علی بولاس، راولپنڈی

"ثبوت حاضر ہیں" (مئی ۹۸) میں جو کچھ کہا گیا ہے، میری اپنی تحقیق اور سوچ بالکل یہی ہے، بلکہ اس سے بھی شاید زیادہ۔ جو لوگ جماد کے نام سے دور بھاگتے ہیں وہ مرزا غلام احمد کے اس قول کے مصداق نظر آتے ہیں: "میں یقین رکھتا ہوں کہ جیسے میرے مرید بڑھیں گے، ویسے ویسے مسئلہ جماد کے معتقد کم ہوتے جائیں گے۔"

فیصل حبیب چیمہ، کراچی

بوسنیا میں کاروانِ رحم (اپریل ۹۸) پڑھ کر بہت خوشی ہوئی اور پتا چلا کہ اس پر تاریک دور میں بھی اللہ کے چند بندے اپنی جانوں کو ہتھیلی پر رکھ کر دنیا کی بڑی بڑی قوتوں سے سر توڑ مقابلہ کر رہے ہیں۔ اس مضمون نے جسم و دماغ میں ایک لہر دوڑادی۔ ایسے مضامین مجھ جیسے نوجوانوں کی ماہنامہ ترجمان القرآن میں دلچسپی بڑھائیں گے۔